کتب خانہ امیر الملک میں یمنی نوادر

جناب ملک امام خاں صاحب نوشہروی - لاہور

(۳)

(۵) شیخ ابو اسحٰق یحییٰ بن الحسین بن امام قاسم (م ۱۰۸۰ھ/۱۶۶۹ء) کا ایک مخطوطہ

(۲۰) کتاب الزواجر فیما جری من عذاب المقابر (کلام)

"مختصریست دو جزو و سہ ورق ...... و در وے اخبار کتب ستہ و بعض حکایات موتیٰ و عذاب ایشاں ذکر کردہ

اولہ :- الحمد للہ الذی خلق فهدی ورزق واعطی وامات واحیی الخ

و در وے گفتہ

کان الباعث لجمع ھذا الکتاب امرین!

"احدھما انی سمعت من مقبرۃ باب الیمن لصنعاء الیمن معذباً یعذب فی قبرہ قریب سنۃ کاملۃً لاینفک صوتہ وانینہ عن اول اللیل واخرہ

الامر الثانی ان کثیرا من الناس لا تنجمع فیھم المواعظ وقد ذکر العلماء ان اللہ تعالیٰ یظھر عذاب بعض اھل المعاصی من المسلمین ولا یظھر عذاب الکافر لفائدۃ الزجر والتخویف لمن شاء من العصاۃ دون بعض منھم ولا یظھر عذاب الکفار منھم للعلم بانھم فی العذاب علی کفرھم الخ"[1]

نواب صاحب فرماتے ہیں "محرر سطور این کتاب را در سفر حج بشغف تمام خریدہ و ایں کتاب در ۱۲۸۴ھ بمصر حلیہ طبع پوشیدہ"[2]

---

[1] سلسلۃ العسجد ص ۳۷ [2] اتحاف النبلاء ص ۸۶

شیخ ابو اسحٰق کا ترجمہ[1] ولد تقریباً ۱۰۳۵ھ/۱۶۲۵ء قال فی البدر الطالع اھمل ذکرہ اھل عصرہ ولعل سبب ذلک واللہ اعلم میلہ الی العمل بما فی امہات الحدیث۔ وردہ علی من خالف النصوص الصحیحۃ وقد رایت لہ مولفاً سماہ "صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن سعد الدین" رد علیہ لتضمنہ الرد علی ائمۃ اھل الحدیث وھو مؤلف ممتع یدل علی طول باع مصنفہ وکذالک رأیت لہ مصنفاً سماہ "الایضاح لما خفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفی وقد وقع بینہ وبین اھل عصرہ قلاقل بسبب تظھرہ ما تقدم وبالجملۃ فھو من اھل القرن الحادی عشر

"وفی طبقات السید ابراھیم" اخذ عنہ جماعات لہ روایات فی کتب الحدیث وکان اماماً محققاً لہ تصانیف عدیدۃ منھا کتاب التاریخ فی مجلدین وسرد منھا زیادۃ علی اربعین مصنفاً ارخ موتہ بعض المورخین سنۃ نیف وثمانین ۱۰۸۰ھ/۱۶۶۹ء والف"[2]

(۶) از سید جلال ... الیمنی ۱۰۸۴ھ/۱۶۷۳ء ضوءالنہار[21] زفقہ[3] للسید حسن بن احمد بن محمد المعروف بجلال کان علامۃ کبیراً من آئمۃ الیمن ذکر لہ فی البدر الطالع (ص ۱۹۱ ج ۱) ترجمۃ حسنۃ وقال "صنف التصانیف الجلیلۃ منھا ضوء النھار جعلہ شرحاً للازھار للامام المھدی وحرر اجتہاداتہ علی مقتضی الدلیل ولم یعبأ بمن وافقہ من العلماء او خالفہ وفیہ ما ھو مقبول وما ھو غیر مقبول وھذا شان البشر وکل احد یوخذ من قولہ ویترک الا المعصوم وما اظن سبب کثرۃ الوھم فی ذلک الکتاب الان ھذا السید کالبحر الزخار وذھنہ کشعلۃ النار فیبادر الی تحریر ما یظھر لہ واثقاً بکثرۃ علمہ وسعتہ دائرۃ وقوۃ ذھنہ ..... ومن رام الوقوف ما وقع بینی وبینہ[3] من الخلاف فلینظر فی شرحہ علی الازھار وفی حاشیۃ التی سمیتھا السیل الجرار المدفق

---

[1] التاج المکلل ص ۳۲۵ والبدر ص ۳۲۸ ج ۲ [2] العلم الخفاق ص ۱۵۱ [3] یعنی مابین امام شوکانی و سید جلال (مضمون نگار)

علی احداثق الازهار .... مات رحمه الله تعالیٰ ۱۰۸۴ھ / ۱۶۷۳ء انتہی[1]

اور جس طرح امام شوکانی نے ضوء النہار کی شرح منذکرۃ الصدر (السیل الجرار) لکھی اسی طرح السید الامیر الیمانی (صاحب سبل السلام) نے اس کی ایک شرح منح الغفار علی ضوء النہار تحریر کی، اور امیر الملک نے بھی "السیل الجرار" کی تلخیص و تجرید فرمائی۔ فرماتے ہیں۔

دریں نزدیکی کتاب سیل جرار در پارسی زبان اختصار و ترجمہ نمودہ ام و نامش بدور الاہلۃ[2] من ربط المسائل بالادلہ نہادہ .....[3]

ضوء النہار امام شوکانی رحمہ اللہ کے درس میں بھی شامل تھی۔[4]

(۷) از مفتی عبد الخالق بن علی بن زید الزجاجی الیمنی الزبیدی (۱۲۰۱ھ / ۱۷۸۶ء)[5]

حیات النفوس المطمئنۃ فی معنی الحدیث الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنۃ (حدیث)

اولها الحمد لله الذی میز اهل التمکین بنور الیقین" (اتحاف النبلاء ص۶)

اور حالات شیخ | علامۃ التحقیق وفهامۃ التدقیق ذوالتالیفات النافعۃ والعلوم المتکاثرۃ الواسعۃ وجید الاسلام ..... مناقبہ مشهورۃ تغنی عن الاطناب وفضائلہ ماثورۃ لایحتاج الی الاسباب .... وکان اثریا علی مذهب السلف متبعا للدلیل طارحا للقال والقیل ذکرہ صاحب النفس الیمانی واثنی علیہ بمحاسن المباتی"[6]

(۸) محمد بن احمد بن محمد الصعدی الیمنی ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء | فرماتے ہیں امیر الملک[7] "کاتب حروف

در ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء چوں وارد حدیدہ شد بخانہ قاضی محسن سبعی مجموعات دیداز قلم دے[7] چوں زمان اقامت قلیل بود قریب بسیجدہ یوم آنچہ توانست از رسائل و مسائل وے[7]

---

[1] التاج المکلل ص۲۵۰ [2] بدور الاہلۃ فارسی میں ہے سن طبع ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء مطبع شاہجہانی بھوپال میں چھپی ہے اولہ: "مضغہ گوشت و نیاکش حق جل وعلا و پارہ نے" صفحات کتاب (۵۲۸) ہیں [3] حاشیہ التاج المکلل ص۲۵۰

[4] امام شوکانی فرماتے ہیں ....." وکنت ادرس الطلبۃ فی الیوم الواحد نحو ثلاثۃ عشر درسا منها ما هو فی التفسیر کالکشاف وحواشیہ۔ وضوء النهار ....." التاج المکلل ص۲۷۱۔

[5] سلسلۃ العسجد ص۳۸ [6] التاج المکلل ص۳۴۸ ۔

استفادہ و استکتاب کردہ[1]

ترجمہ | محمد بن احمد بن محمد الصعدی الاصل الصنعانی المولد قال فی البدر الطالع (ص۱۱۶ ج۲) ولد سنہ ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء وقرء فی سائر العلوم وشارک فی سائر الفنون لہ ذھن قویم وفھم جید وذکاء متوقد وحسن تصور باھر وقوة ادراک مفرط وھو ممن لا یعول علی التقلید ــــ بل یعمل بما یرجحہ الادلة توفی رجب سنہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء[2]

سادات اہدل یمن کی تالیفات | ازانجملہ سید محمد بن احمد بن عبدالباری ہیں۔ آپ کے ترجمہ میں ان ارباب کرام کے فضائل ستودہ کا ایک حرف صاحب "نورالعین"[3] نے نقل فرمایا ہے ــــ

"سید اجل سلطان الاولیاء محمد بن احمد بن عبدالباری اہدل اپنے دور میں نہ صرف یمن بلکہ اطراف میں فرد یگانہ تھے۔ تشنگان علوم حاضر ہوتے اور سیراب ہو کر لوٹتے۔ مراوعہ (یمن) میں یہ خاندان پانچ پشتوں سے وجاہت نسبی اور ثقاہت دینی میں معروف ہے، استغناء کا یہ عالم ہے کہ ــــ لیس لھم من بیت المال شیئ ولا بید احد من الحکام لیس للحکام علیھم حکم ولھم اراضی فتخیل تکفیہم[4] (ص۱۰۱) امیر الملک کے معاصر ہیں اور حصول کتب کے معاملہ میں آپ کے ساتھ بھی خط و کتابت ہے (العلم الخفاق ص۱۵۱)

(۹) از سید محمد اہدل | (۲۳) المنتخب من مستجاب الخطب (فن وعظ)[5]

ماسوائے المنتخب المذکور، ممدوح کے مؤلفات میں ایک اور مخطوطہ اور دو مطبوعات کا نشان ملتا ہے۔ مگر یہ امیر الملک کے خزانۃ الکتب میں نہ تھے۔

(۲۴) سلم القاری لشرح صحیح البخاری (مخطوطہ)

(۲۵) بغیة اھل الاثر فیمن اتفق لہ ولابیہ صحبة خیر البشر[6]

(۲۶) الکواکب الدریة شرح متممة الاجرومیة[7]

---

[1] حاشیہ التاج ص۲۸۲ [2] التاج ص۲۸۲ [3] نورالعین فی فتاوی الشیخ حسین (امیر الملک کے شیخ الحدیث حسین بن محمد بن محسن الانصاری السبعی الیمنی بھوپالی) کے مطبوعہ فتاوی مرتبہ شیخ خلیل بن محمد بن شیخ حسین حال کراچی زید مجدہ۔ [4] سلسلة العسجد نمبر ۵۱۹ صفحہ ۱۰۶ [5] اتحاف النبلاء ص۸۸

[6] معجم المطبوعات العربیة والمصریة طبع مصر ص۴۹۵ مصر میں طبع ہوگئی ہے۔

[7] معجم المطبوعات العربیة والمصریة طبع مصر ص۴۹۶ مصر میں طبع ہوگئی ہے۔

(۱۰) اور دوسرے شیخ اہدل سید عبداللہ بن عبدالباری ۱۲۷۱ھ ۱۸۵۴ء کے مخطوطات

۲۴
السیف البتار علی من یوالی الکفار ویتخذ من دون اللہ ورسولہ والمومنین الانصار (تفسیر)[1]

۲۵
اتحاف الفکرۃ بحکم اہل الفترۃ (کلام)[2]

۲۶
الکنوز المخفیۃ علی احتمالات الادلۃ اللفظیۃ (کلام)[3]

(۱۱) اور تیسرے شیخ اہدل مفتی عبدالرحمن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر المقبول م ۱۲۵۰ھ ۱۸۳۴ء کے مخطوطات

۲۶
النفس الیمانی والروح الریحانی فی اجازۃ القضاۃ بنی الشوکانی (طبقات)[4]

۲۷
المنہج السوی فی مصطلح الحدیث النبوی (اصول حدیث)[5]

۲۸
احادیث الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ (حدیث)[6]

۲۹
الاحادیث النبویۃ فی فضل لا الٰہ (حدیث)[7]

۳۰
جواب سوال فی الرد علی القدریۃ۔ (کلام)[8]

ممدوح کے مابقی مؤلفات

(۱) شرح بلوغ المرام تا تیمم در بست کراسہ و ناتمام ماندہ

(۲) رسالہ در تخصیص قرآت صحیح بخاری بماہ رجب و عدم بدعت بودن آں۔

(۳) الروض الوریف فی استخدام الشریف۔

(۴) تلقیح الافہام فی وصایا خیر الانام۔

(۵) فتح اللطیف شرح مقدمۃ التصریف۔

(۶) الجنا الدانی علی مقدمۃ الزنجانی۔

(۷) کشف الغطا عن اسئلۃ ابن عطا۔

(۸) رسالہ در "قولہ ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض"[9]

(مگر یہ رسائل امیر الملک کے خزانۃ الکتب میں نہ تھے)

ترجمۃ السید عبدالرحمن بن سلیمان بن عمر مقبول الاہدل المتوفی ۱۲۵۰ھ

وھو مؤلف کتاب النفس الیمانی والروح الریحانی فی اجازۃ القضاۃ بنی الشوکانی نشأ علیٰ حسن الاستقامۃ فی عیشۃ

---

[1] سلسلۃ العسجد نمبر ۱۹۵ ص ۲۱۵ [2] العلم الخفاق ص ۲۴ [3] ایضاً [4] سلسلۃ العسجد نمبر ۲۰۵ ص ۸۲ [5] العلم الخفاق ص [6] العلم الخفاق ص ۱۳۸ [7] ایضاً [8] العلم الخفاق ص ۱۴۳ [9] التاج المکلل ص ۲۳۸ تا ص ۳۴۰

داضیة مرضیة فی طاعة اللہ تعالیٰ ...... صار اماما فقیھاً محدثاً مسنداً مفسراً اصولیاً[1]

"ایں کتاب یعنی" نفس یمانی کتابیست بس نفیس مشتمل بر ذکر مشائخ اجازات حدیثیہ کہ متضمن تفصیل اسانید است نوشتہ[2]

شیخ کے ہندوستانی شیوخ "وازاں جاکہ مولف نفس یمانی از شیوخ سلاسل علم حدیث

ایں ہیچ میرز (یعنی امیر الملک) است، ومن جملہ مشائخ وے یکے از سید مرتضےٰ صاحب تاج العروس (م ۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء) شاگرد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی است (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) دیگر شیخ محمد حیات سندی (م ۱۱۶۳ھ / ۱۷۴۹ء) استاد شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ / ۱۷۵۰ء) وسید غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء)" و دیگر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی پس اتصال سلسلہ اسانید ہند، یمن، میمون واتحاد طریقۂ اجازات بین علماء حرمین الشریفین وغیرہ ہما طرفہ لطف وبرکت دارد۔

شیخ کا ملکۂ نقل کتب "... متصف بود بکثرت عبادت و زود نویسی تا آنکہ تمام فتح الباری وتفسیر ابی السعود و در منثور و احیاء العلوم را مراراً من اولہا الی آخرہا بدست خود نوشتہ وتفسیر رازی وشرح قسطلانی را ہم بقلم خود نگاشتہ"[3]

عجیب ملکہ ہے، ان میں سے ایک ایک کتاب کی ضخامت ہزار ہا صفحات پر مشتمل ہوگی۔

(۱۲) سید عبد القادر کوکبانی (م ۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۲ء) کی تالیف خلاصۃ القاموس (لغت)[4]

سید ممدوح پوتے ہیں مؤلف النفس الیمانی والروح الریحانی کے جن کا تذکرہ ابھی ابھی گذر چکا ہے۔ آپ کے شیوخ میں سید محمد بن اسمٰعیل الامیر یمانی ہیں اور علمائے سندھ میں شیخ محمد حیات سندی کے آپ شاگرد ہیں، امام شوکانی کو نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار پر آپ ہی نے متوجہ کیا، یہ تمام سراپا جناب امام شوکانیؒ ہی کی زبان سے سنئے۔

"السید عبد القادر بن احمد بن عبد القادر الکوکبانی قال فی البدر

---

[1] التاج ص ۳۳۸ تا ص ۳۴۰ [2] ایضاً [3] ایضاً

[4] العلم الخفاق ص ۱۵۳۔ اس کتاب کا ذکر پیچھے گذر چکا ہے (رحیق جولائی ۱۹۵۷ء)

البدر الطالع (ص ۲۳۶ ج ۱) ہو شیخنا الامام المحدث الحافظ المسند المجتہد المطلق ولد کما نقلتہ من خطہ فی سنۃ ۱۱۳۵ھ (۱۷۲۲ء) ونشأ بکوکبان ثم ارتحل الی صنعاء فاخذ عن اکابر علمائہا کالعلامۃ السید محمد بن اسمٰعیل الامیر وانی اذکر وانا فی المکتب مع الصبیان سألت والدی رحمہ اللہ من اعلم الناس بالدیار الیمنیۃ؟ فقال فلان یعنی صاحب الترجمۃ"

"وبالجملۃ فلم ترعینی مثلہ فی کمالاتہ ولم اجد احداً یساویہ فی مجموع علومہ ولم یکن بالدیار الیمنیۃ فی آخر مدتہ لہ نظیر وہو رحمہ اللہ تعالیٰ من جملۃ من رغبنی فی تالیف شرح المنتقی فشرعتہ فی حیاتہ وعرضت علیہ کراریس من اولہ فقال "اذا کمل علی ہذہ الکیفیۃ کان نحو عشرین مجلداً" واہل العصر لایرغبون فیما بلغ من التطویل الی دون ہذا المقدار" ثم ارشدنی الی الاختصار ففعلت .... ولہ رسائل حافلۃ ومباحث مطولۃ ولہ "فلک القاموس" فی کراریس توفی رحمہ اللہ تعالیٰ سنۃ ۱۲۰۷ھ (۱۷۹۲ء) .... ومن المؤلفات ما یزید علی الاربعین المؤلف منہا حاشیۃ القسطلانی وحاشیۃ الجلالین وحاشیۃ المطول والمختصر وشرح کفایۃ المتحفظ ومن مشائخہ الشیخ المسند محمد حیات السندی المدنی ......"[1] (باقی)

---

[1] التاج المکلل ص ۲۵۸